انشائیہ کی تعریف تکنیک

انشائیہ انگریزی لفظ Essay کے متبادل لفظ مضمون کی ہی ایک شاخ ہے اور انشاہ سے نکلا ہے جس کے معنی عبارت یا تحریر کے ہیں ۔لغوی معنوں میں کچھ بات دل سے پیدا کرنا انشائیہ کہلاتا ہے اور انشائیہ کے یہ معنی بہت اہم ہیں ۔مضمون اور انشائیہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مضمون نگار اپنی بات دلائل اور وضاحتوں اور مختلف حوالوں کے ذریعہ منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کہ انشاہ پرداز کے یہاں کسی بھی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہوتی ۔اس کی بنیادی شرط یہ ہے کہ اس کی کوئی شرط نہیں اس خیال کو نظر میں رکھتے ہوئے ڈاکٹر جانسن نے انشائیہ کے تعلق سے یہ بلیغ بات کہی ہے It is a loose sally of mind. ''یہ انسانی دماغ کی ڈھیلی اور بے پرواہ قسم کی اُڑان ہے۔''

انشائیہ کے اپنے آداب ہوتے ہیں ، کیونکہ انشائیہ کی محفل بزم بےتکلف ہے جہاں انسان اپنے دل کی بات مزے لے لے کر بیان کرتا ہے۔ڈاکٹر وزیرآغا کا کہنا ہے:

> ''انشائیہ کا خالق اس شخص کی طرح ہے جو دفتر کی چھٹی کے بعد اپنے گھر پہنچتا ہے، چست ورنگ کپڑے اُتار کر ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہن لیتا ہے،اور ایک آرام دہ مونڈھے پر نیم دراز ہو کر حقے کی نَے ہاتھوں میں لیے انتہائی بشاشت اور مسرت سے اپنے احباب سے محوِ گفتگو ہو جاتا ہے۔''

ترتیب و تنظیم ،سنجیدگی ،غور وفکر۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی یہ صنف متحمل نہیں ہوسکتی ، بلکہ ہلکا پھلکا خیال اور شگفتہ وظرافت آمیز اظہار ہی اسے زیب دیتا ہے۔انشائیہ میں حکمت وحماقت ،مقصدیت و بے مقصدیت اس طرح آپس میں گھ جاتے ہیں کہ اُن کا الگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے ہاں ایک شئے جو انشائیہ کے آئینے میں صاف نظر آتی ہے اور وہ ہے انشائیہ نگار کا اپنا عکس ۔ یہ ایک ایسی شخصی تحریر ہے جس میں مصنف کی شخصیت پوری طرح جلوہ گر ہوتی ہے۔

مختصر لفظوں میں انشائیہ درحقیقت اختصار کے ساتھ غیر رسمی انداز میں شخصی نقطۂ نظر کا آزادانہ اظہار کا نام ہے۔

انشائیہ اور مقالہ

انشائیہ اور مقالہ نثری ادب کی دو توانا اصناف ہیں اور آس پاس کی اصناف ۔مگر مقالوں کی روحانی تربیت ادب سنجیدہ انجام دیتا ہے اور جسمانی پرداخت ادبِ لطیف کے سپرد ہوتی ہے ۔انشائیہ کی شریعت وطریقت ،اس کے برخلاف ادب لطیف کے ذمہ ہوتی ہے ۔ وہ ادب لطیف کی خاک سے پیدا ہوتا ہے اور اسی کی خاک اُڑاتا ہے۔

مقالہ کی امتیازی خصوصیت سنجیدگی ہے، عالمانہ، استوار اور متوازن فکر خیز سنجیدگی ۔ مقالہ نگار کسی موضوع پر سنجیدگی سے روشنی ڈالتا ہے ۔ یہ روشنی براق ہوتی ہے ۔ایسی براق کی نفیس تحریر کا ہر گوشہ منور ہو جاتا ہے۔ہم اس تحریر کو پڑھتے ہیں اور موضوع تحریر، یعنی نفس مقالہ سے اچھی خاصی واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔

انشائیہ نگار بھی کسی اور پر روشنی ڈالتا ہے، لیکن یہ روشنی یک رنگ نہیں ہوتی ۔ یہ صاف وشفاف بھی نہیں ہوتی ۔ یہ صبح کا اجالا ہوتی

ہے، ملگجی، کچھ صاف اور کچھ میلی۔ یہ روشنی ہماری توجہ کو ایک ہی سمت نہیں لے جاتی بلکہ اسے اٹھکھیلیاں کراتی ہے۔ مقالہ پڑھنے کے بعد ہم کچھ سیکھتے ہیں یا پاتے ہیں، ایسی بات یا خیال جس سے ہماری علمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

انشائیہ ہمیں غیر سنجیدہ بناتا ہے۔ اسے ''غیر سنجیدگی'' سے ہم کچھ پاتے ہیں، اپنے روز وشب میں کھلی آنکھوں سے روپوش ایک لطیف فکر وفہم کا وجود جو ٹھوس اور جامد حقائق اور نظر وشعور سے چھپا رہتا ہے، جیسے روشن چراغ کے نیچے اندھیرا۔

مقالہ، سنجیدگی بخشتا ہے۔ اس سے جینے اور سنورنے کی امنگ ملتی ہے۔ انشائیہ غیر سنجیدہ بناتا ہے۔ اس سے کچھ دیر کے لیے جھپکی آتی ہے۔ جو جاگنے میں سونے کا لطف ہے، مقالوں کی سنجیدگی اور بے کیف سنجیدگی سے تکان کا احساس ہوتا ہے، جیسے ایک پہلو بیٹھے یا ایک کروٹ لیٹے اعصابی تناؤ۔ اس ذہنی انجماد کو انشائیہ کا ترنگ ہی دور کر سکتا ہے۔ مقالوں میں معلومات کا دخل رہتا ہے اور انشائیوں میں تاثرات کا۔ مقالوں کا کام فکر خیزی ہے اور انشائیوں کا کیف انگیزی۔

مقالہ نگار اصلاً معلمِ ادب ہوتا ہے۔ اس کا کام درس وتدریس ہے۔ اس کی باتیں عالمانہ اور حکیمانہ ہوتی ہیں۔ وہ سنجیدہ بات کہتا ہے، دانش ودانہ اور مدبرانہ انداز سے کہتا ہے۔ اس میں متانت کے ساتھ دیانت بھی ہوتی ہے اس کا شیوہ لفاظی نہیں۔ وہ جانتا ہے کہتا ہے اور جتنا جانتا ہے۔ بتاتا ہے۔ وہ اپنے قاری کو گمراہ یا بدراہ نہیں کرتا۔

انشائیہ نگار، اس کے برعکس، گپ باز ہوتا ہے، ایک نہایت دلچسپ خوش بیان۔ وہ عموماً غیر سنجیدہ موضوع / مسائل پر قلم اُٹھاتا ہے اور غیر سنجیدہ لب ولہجے سے کہتا ہے وہ جتنا جانتا ہے، اس سے زیادہ سناتا ہے۔ لیکن اس کی بات بکواس نہیں بلکہ بااثر وبا کار ہوتی ہے۔ یہ ہمارے فہم وادراک کو منجمد ہونے سے بچا لیتی ہے۔ اس خوش گفتاری سے ہمارے طائرِ فکر کر پر لگتے ہیں۔

انشائیہ اور ادب لطیف:

انشائیہ کو بعض دفعہ ادب لطیف یا انشائے لطیف کا نام بھی دیا جاتا ہے جو کسی بھی حالت میں صحیح نہیں۔ دراصل یہ ادب لطیف کا ایک خاص اُسلوب ہے۔ ادب سنجیدہ سے اس صنف کا تعلق رسمی ہے۔

انشائیہ اور داخلیت:

داخلیتی طریق کاری Subjective way of Treatment انشائیہ نگار کا شعار وکردار ہے۔ اس فرض سے عہدہ بر آ ہونے کے لیے وہ صرف اپنے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترتا، بلکہ پرائے دل ودماغ پر بھی دستک دیتا ہے۔

انشائیہ میں داخلیت کی تیزی اور جذبی کوائف کی ترجمانی کے مدنظر H. Hudson انشائیہ کو بالکل ذاتی نوعیت کی تحریر قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صنف کو مغربی ادب میں Personal Essay سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

انشائیہ اور قصہ:

انشائیہ نگار کا کام قصہ بیانی نہیں۔ اس کی شریعت میں ''بیانیہ پن'' کفر ہے۔ انشائیہ مضمون کے دائرے میں سما سکتا ہے، یہ ''کہانی'' کی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ قصہ گوئی ہو یا واقعہ سازی، اس مقصد کے لیے ادب میں چند اصناف مخصوص ہیں۔ یہ اصناف جو

کہانی کی مختلف و مکمل صورتیں ہیں، تمثیلیہ، حکایت، داستان، ناول، ڈراما، افسانہ اور مثنوی سے موسوم ہے۔
کسی کہانی کی تشکیل و تعمیر میں فنی ضوابط کے بموجب چند اجزائے ترکیبی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اصطلاحاً یہ ''اجزائے ثلاثہ'' سے موسوم ہیں۔

ajza ya AAdakar

(۱) پلاٹ (۲) کرادر (۳) زمان ومکان۔

انشائیہ میں ''اجزائے ثلاثہ'' کا استعمال کسی حال میں جائز نہیں۔ انشائیہ کی روح تاثرات ہے، غیر منظّم و منتشر تاثرات، کہانی کا مغز پلاٹ یا ماجرا ہے، پتلا، گاڑھا یا پیچیدہ پلاٹ۔ انشائیہ میں خیالات کی بے ربطی اور بے ترتیبی حسنِ انشائیہ ہے۔ قصہ بیانی یا واقعہ سازی سے انشائیہ میں سالمیت آجاتی ہے جس سے تنظیمی وحدت از خود پیدا ہو جاتی ہے اور یہ نقصِ انشائیہ ہے۔ انشائیہ کی دلکشی کی اصلی وجہ انتشارِ خیال یا ذہنی آوارگی ہے۔

Mazak

انشائیہ اور ظرافت:

انشائیہ کو کبھی کبھار مزاح نگاری سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا مضحک خیال ہے۔ مزاح نگاری ہو یا ہجو نگاری، المیہ نگاری ہو یا رومان نگاری، یہ درحقیقت قلمکاری کی مختلف ادائیں ہیں۔ یہ اصناف نہیں۔ یہ تحریروں کی وہ ''صورت'' بھی نہیں جنہیں صنفی حیثیت دی جائے۔

تحریروں کا اپنے موضوع اور فورم کے بموجب کوئی خاص ''صورت'' اختیار کر لینا ایک بات ہے اور تحریروں میں کسی خاص رنگ کا پایا جانا اور بات ہے۔ مزاح ادب میں ایک وصف قلم بندی ہے، یہ صنف نہیں۔ یہ قلم کار کی افتادِ طبع کی علامت ہے۔ یہ وصف یا رنگ نثری تحریروں میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے اور شعری تحریروں میں بھی۔ ہنسنا یا ہنسانا انسانی جبلت ہے۔ یہ ہمارا خاصہ ہے اور پیدائشی حق بھی۔ وہ جو اس جبلت سے عاری ہیں، آدم کی اولاد نہیں۔ انہیں آدمی سمجھنا توہینِ آدم اور عقل کی کمی ہے۔
اُردو میں ظرافت کے نثری اسالیب آٹھ ہیں۔ ان میں بیشتر کی صنفی حیثیت مسلّم اور ان میں ظرافت کا تناسب و ترکیب مقرر ہے یہ اسالیب مندرجہ ذیل ہیں۔

داستان، مراسلہ، لطیفہ، صحافت، خاکہ، مزاحیہ ڈکشنری، انشائیہ اور فکاہیہ۔

صنف انشائیہ میں ظرافت جو ہر ہی نہیں، جو ہرِ اعظم ہوتا ہے۔ یہ انشائیہ نگار کی خوش گفتاری کا خمیر ہے اور اس کے فن کا جلوۂ صد رنگ۔ انشائیہ میں مزاح کی دو قسمیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ظرافت اور ہجو یعنی Humour And Satire۔ یہ انشائیہ کے دو شاخ و شایاں انگ ہیں۔

Burai